خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Audio cd 154

Track 1

58:00

انسان کا پہلا اُستاد کون ہے ؟

اعوذ با اللہ ...

بسم اللہ ...

آپافکر کریم صاحبہ کا نام میں نے بہت سنا تعلیم کے حوالے سے جس طرح ان کا تذکرہ لوگ کرتے ہیں ہمیں تو یہ سمجھا تھا کوئی ماشا اللہ ساٹھ ستر سال کی بہت ہی مقتدر قسم کی موٹی تازی خواتین ہو نگیں یہاں تو حساب کچھ دوسرا ملا بر حال مجھے خو شی ہو ئی یہ بات بھی بڑی عجیب ہے کہ مجھے بھی ان سے ملنے کا اشتحاق تھا۔ تعلیم کے حوالے سے ایجوکشن کے حوالے سے اب انہوں نے بھی یہی فر ما دیا ہے کہ انہیں بھی اشتحاق تھا۔تو یہ بڑی عجیب بات ہے کہ ہم لوگ ایسے موڑ پر دونوں آکر ملیں ہیں ۔یہ بھی میرے بارے میں یقینا یہی سوچتی ہو نگی کہ ماشا اللہ بہت بڑی تھون ہو گی بہت بڑ ی گردن ہو گی، موٹا سا صحافہ ہو گا۔ برحال اللہ تعالیٰ ان کو خوش رکھے ۔ابھی انہوں نے جو تقریر کی ہے اس میں حضور پاک ﷺ کے ماڈل کی حیثیت سے انہوں نے بیان کیا۔ اس میں جو بہت نمایاں بات کہیں حضور پاکﷺ کا جو اسم گرامیّ ہے اللہ تعالیٰ نے نبی کے ساتھ امی کا نام دیا اور کسی عجیب بات ہے کہ ایک ہستی جس نے قاعدہ نہیں پڑھا، سپارہ نہیں پڑھا ،جس نے کبھی کتاب نہیں پڑھی ،جس نے کبھی خط لکھا نہ خط لکھنا نہیں سکھا ۔اس شخصیت نے اس معزیز ہستی نے قرآن جیسی کتاب لکھوا دی اور چودہ سو سال سے ہر ہر پہلو سے قرآن کی تشریح کی گئی معاشرات کے اعتبار سے، معاشی کے اعتبارسے ،تمدن کے اعتبار سے ،عسکری کے اعتبار سے، علمی اعتبار سے کثیری کائنات کے متعلق اور اللہ آپ کا بھلا کرے سائنسی سائنسی فارمولوں سے متعلق کے اعتبار سے ،دیفس سے متعلق ڈیزیر بین سے متعلق،کرنٹ اسپیس کی ٹیسنیس سے متعلق ،ہوائوں سے متعلق،دریائوں سے متعلق ،سمندر سے متعلق کہکہشانی نظام سے متعلق،ہر چیز سے متعلق ،ستاروں سے متعلق ،چاند سے متعلق ،ستاروں کا ڈوبنا ان کا ابھرنا رو شن ہو نا ،انکا اپنے ایک محویت پر انکا ایک اصلیت حا صل کے لئے قائم رہنا ،آپس میں نہ ٹکرانا،سورج اپنی منزلیں طے کر کے غروب ہو رہا ہے۔سورج اپنی منزل طے

کر کے طلوع ہو رہا ہے ۔ لاکھوں لاکھوں سا ل گزر گئے کبھی کسی بندے نے یہ
نہیں دیکھا سورج مشرق کے بجائے جنوب سے نکل آیا ذید ہے اتنا توازن اتنی معین
مقدار ہے کہ آدمی دیکھ کر حیرت پریشان ہو جاتا ہے ۔انسان جب اگلیوں پر غور
کرتا ہے ۔اپنی تخلیق کے بارے میں سوچتا ہے ماں کے پیٹ سے زندگی شروع ہو
تی ہے نہ وہاں بظاہر کوئی ہوا ہے، نہ وہاں بظاہر کو ئی دھوپ کا منظر ہے،نہ
وہاں کوئی بظاہر فیکڑی لگی ہو ئی ہے

food

کی ۔انسان بتا ئیے وہ ہے ایک مٹر کے دانے برابر ساتھ آٹھ پونڈ کا خوبصورت تصویر
بن جاتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ فر ماتے ہیں ...ھوالذی یو مسوا کم...دیکھو تمہارا اللہ
کیسا ہے ماں کے پیٹ میں مختلف اچھی اچھی خوبصورت تصویریں بنا تا ہے ۔ کیا
شان ہے اللہ کی ابھی جو انہوں نے یہ دوہرایا حضور کی امّی ہو نا تو یہ امّی ہو
نا تو بڑا ہی عجیب بات ہے بس بات کیا ہے اصل وہ حضور امّی تو تھے ۔ لیکن وہ
دنیاوی نظر سے امّی تھے ۔حضرت استاد تو ان کے اب جس بندے کو جس ہستی
کو اللہ خود بڑھا دے وہ امّی کیسے ہو ا لیکن دنیاوی اعتبار سے وہ امّی ہے تو بڑی
اچھی بات کہی مجھے پسند آئی ایسی تعلیم کے حوالے سے بھی کہا کہ بھئی
عورتوں کی تعلیم زیادہ ہو نی چاہئے الحمد اللہ عورتیں ما شا اللہ بہت پڑھنے
لکھنے لگیں ہیں ۔مردوں کو تو ہر ہر میدان میں پیچھے چھوڑ دیتی ہیں اب تو
ایسا لگ رہا ہے ۔ مرد بچارے گھر میں بیٹھیں گے چوریاں پہنے گے روٹیاں پکائیں گے
عورتیں توکرسی میں بیٹھ کر ٹھا ٹ سے حکمرانی کریں گیں ۔تو الحمد اللہ آپ
کی جو مجلس ہے اس کا عنوان ہے حضور پاک ﷺ نے فر مایا کہ مجھے معلم بنا کر
بھیجا۔ اللہ تعالیٰ نے معلم بنا کر بھیجا ۔دین جو آپ کا اس وقت اجتماع ہے ۔اس
اجتماع میںزیادہ تر پڑھے لکھے لوگ ہیں۔زیادہ تر لوگ پڑھنے سے متعلق ہے پڑھانے
والے اساتذہ ہیں یا ٹیچر ہیں ۔میں نے ابھی اس دورران سوچا یہ کہ یہ جو پڑھنے
لکھنے کاجو سلسلہ جو ہے وہ کہیں نہ کہیں سے تو شروع ہو ا ہو گا ۔لوگ
کہتے ہیں آدم سے شروع ہوا سوال یہ ہے کہ آدم کو بھی تو کسی نے پڑھا یا ہو
گا اگر آدم پڑھ ہے تھے تو یہ سلسلہ جاری ہوا تو قرآن پاک سے ہمیں اس بات
کا ثبوت ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فر مایا کہ ہم نے آدم کو بنا یا۔ ہم نے آدم کو بنا
یا ۔زمین مین اپنا نیک اور خلیفہ تو اب اللہ تعالیٰ جتنے بڑے ہیں ۔ان کی بڑائی کا
کسی بھی طرح ہم بیان نہیں کر سکتے بھئی اللہ و اکبر ...اللہ بڑا ہے ۔لیکن اس
میں اللہ تعالیٰ کی شان ربوبیت اللہ تعالیٰ کی بڑائی ہے وہ احاطہ نہیں ہو تی ہے
اللہ واکبر سے ہم کہتے ہیں بڑا بھا ئی اللہ کی بڑا ئی کا جب ہم تصور کرتے
ہیں۔ تو ہمارے ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ وہ ہمیں مدنی حوالوں سے ملتی ہے
۔کہ کائنات میں سب سے بڑی ہستی اللہ واکبر کائنات میں سب سے بڑی ہستی
کائنات کیا ہے ۔کائنات یہ زمین ہے اب اس زمین میں آپ دیکھتے ہونگے کتنے
انسان بستے ہیں کتنے درخت ہو نگے۔ کتنے پرندے ،کتنے چو بائے ہو نگے ،کتنے

آسمان میں ستارے نظر آرہے ہیں۔ آپ کو وہ کہتے ہیں نہ بھئی حضور قلندر بابا
اولیاء سے پوچھا کہ بھئی یہ ستارے کتنے ہیں کبھی گینا ہیں تو فرمایا کہ کبھی
ستاروں کے بارے میںصیحح مقدار تو تعاون نہیں کی جاسکتی لیکن انسانی نظر
جتنے ستاروں کو احاطی کر لیتی ان کی تعداد دس ہزار ہے۔ اب ہر ستارہ آپ یہ
نہ دیکھئے کہ کوئی کنجیل ہے، کنکمہ ہے، ہر ستارہایک عالم ہے۔ ہر ستارے کی
ایک دنیا ہے۔ قرآن کہتا ہے الحمد اللہ رب اللعالمین ...سب تعریفیں اس اللہ کے
لئے ہیں جو عالمین کا رب ہے ،عالمین کا رب ہے ،عالم ایک ہے۔عالمین بے شمار
عالمین ہیں۔ اب یہ اللہ تعالیٰ اتنا بڑا ہے کہ جس کے لئے ہمارے پاس ہماری
زندگی میں لفظ نہیں ہے۔جو مجبوری اللہ اللہ واکبر نے پڑھائیں لیکن اگر ہم غلط
چیز کو دیکھیں۔ نظام شمسی کو اب کہتے ہیں کہ نوع نظام شمسی تو یہاں
مستقل ہے۔اگر ہم ان کی تعداد دیکھئے تو کسی طرح بھی ہم اللہ کی بڑائی
بیان نہیں کر سکتے۔وہ اللہ جو وتنا بڑا اللہ ہے اس نے جب آدم علیہ السلام
کواپنا نیک خلیفہ بنا یا تو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنا شاگردقرار دیا ۔
اللہ تعالیٰ نے آدم کو علم سکھایا ۔بات یہ ہو ئی اللہ تعالیٰ نے فر مایا ان جہل
خلیفہ...میں زمین میں اپنا نیک خلیفہ بنا نے یعنی نیک خلیفہ معنی اسے بندے کی
تخلیق کر رہا ہوں ۔جو میرے قائم مقام میرے اختیارات استعمال کرے ۔اختیارات
خلیفہ گورنرل ہے۔ اب گورنر ل کا ایک نائب ہو تا ہے جب وہ ارے بھئی آپ کو پتا
ہے نائب گوورنرل کے اختیارات استعمال کر سکتا ہے۔ تو فرشتوں نے کہا اللہ
تعالیٰ آپ ایک بندہ بنا رہیں ہیں اور اسکو ایک اختیارات بھی توفیق فر مائی کہ
وہ آپ کے دئے ہو ئے اختیارات کو استعمال کرے تو یہ جو بندہ ہے اس کی یہ جو
تخلیق ہے اس کی تخلیق میں جوعناصر ہیں ہیں ۔جو مادی وجودمٹی سے بنا اب
یہ جو ہوتے ہیں نہ مٹی سے بنا مٹی سے مراد یہ نہیں ہے یہ جو مٹی ہم دیکھ
رہے ہیں مٹی کے اندر جتنے عناصر میں ان عناصر سے بنامطلب گندم ہے۔ اب
گندم کا پیس کے آٹا بنا لیتے ہیں۔ تو ہم کہتے گے یہی کہ ہم گندم کی روٹی کھا
رہے ہیں ۔لیکن ہم گندم کی روٹی تو کھا رہے ہیں ۔لیکن گندم کے جو اجزائے
ترکیبی ہیں اس مین تانبہ بھی ہے اس میں پتل بھی ہے ،اس میں چاندی بھی ہے،
اس میں سونا بھی ہے ،اس میں پروٹین بھی ہے ،اس میں کیلشم بھی ہے روٹی
تو بنانے کا مطلب ہم نے آٹا گوندے روٹی کھا لی۔ لیکن آپ جو روٹی کھا رہے ایک
محز ایک گندم نہیں ہے گندم جس اجزائے ترکیبی سے بنا ہے ۔اس کو ہم کھا رہے
ہیں۔ تو جب آدم کو اللہ تعالیٰ نے بنا یا مٹی سے گاڑے سے بنا یا ،مٹ سے بنا
یا ،ساڑی ہو ئی مٹی سے بنا یا ،تافن سے بنایا ،کھنکھناتی مٹی سے بنا یا اور اس
پتلے کو بنا کر اس کے اندر اپنی روح ڈال دی ...اپنی روح ڈال دی۔ جب روح ڈال
دی تو انسان بولنے بھی لگا، سنے بھی لگا ،دیکھنے بھی لگا تو جب فرشتوں نے یہ
دیکھا کہ جن عناصر سے انسان کی تخلیق ہو رہی ہے اس میںتو فساد ہے ۔
فاسفورس ہے تو اس میں آگ ہے اور اگر کوئی اور گھاس ہے تو اس میں اس
کی صلاحیت ہے اگر اس میں تافن ہے تو اس مین بھی تا فن ہے اور جہاں تافن

ہو گا وہاں فساد بر پا ہو گا۔پانی سڑ جائے گا اس میں جراثم پیدا ہو جائیں گے
اس میں انسان پیدا ہو نگے۔ انسان کے اندر سڑاند پیدا ہو جائے پھوڑ بھوسی نکل
آئے گی۔ فساد پیدا ہو گیا۔اس نے کہا یہ جو اللہ تعالیٰ آپ نے بنا یا نے یہ تو زمین
میںفساد پیدا کر دے گا۔اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی بات سنی اور یہ نہیں کہا کہ
تم یہ کیا کہہ رہے ہو سنی غور سے سنی تحمل کے ساتھ سنی اللہ تعالیٰ کا
میزاج ہے۔ اللہ تعالیٰ سے کوئی آدمی سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اسے کو پڑھیں
تحمل سے پڑھیںپیار سے بڑی محبت سے سنتے ہیں اور اس کا جوا ب بھی دیتے ہیںا
ور اس کو سمجھاتے بھی ہیں۔حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا یا اللہ آپ جو
فر ماتے ہیںمرنے کے بعد دوبارہ زندگی ملے گی۔ تو مرنے کے بعد دوبارہ کیسے
زندہ ہو سکتا ہے آدمی ؟ اللہ تعالیٰ نے کہا اے ابراہیم کیا اطیمادنہیں رکھتے ۔تم
ہماری بات پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے طوبہ استغفار کی اور کہا بیشک
میں آپ کی ہر ہر بات پر اطیما کر تا ہوں لیکن اپنے اطمینان قلب کے لئے اس
بات کو سمجھنا چاہتا ہوں ۔اللہ نے کہا ٹھیک ہے اطمینان قلب کے لئے یہ بات
سمجھنا چاہتے ہو توچار پرندے پکڑو ان کو اپنے آپ سے ہلا ء و اپنےؔآپ سے
معنوس کرواس طرح کے وہ تمہاری آواز کو پہچاننے لگیں ۔تم انہیں بلا ئو کے
تمہارے پاس آجائیں پھر ان کو ذبح کرو ان کو قیمہ بنا دو، ایک جگہ پہاڑی پر رکھ
دو ،ان کو کہو اللہ کے حکم سے آئو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے یہ کیا اور
پرندے دوڑتے ہو ئے آگئے ہیں وہ صورت حال ہے اس صورت حال کو جب میں نے
پڑھا آپ یقین کیجئے میرے اوپر تو ایک حیریت ہو گئی ہبھئی چار پرندے ہیں
چاروں کو ذبح کر دیا چاروں کا ایک جگہ قیمہ کر دیا ہڈیاں چکنا چور ہو گئیں ۔
وہ پرندے کیسے مر گئے چار تو اللہ کو سب پتا تھے۔ تو میرے اوپر مراقبہ کی
کیفیت طاری ہو گئی تو میں نے صاحب بڑی عجیب بات دیکھی تو میں نے دیکھی
کہ گوشت قیمہ بنا رکھا ہے ۔جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا پرندوں سے
اللہ کے حکم سے آئوتو حیرانی اس بات پر ہو ئی کہ چار پرندوں کی بوٹیا ں الگ
الگ اٹھی اور ہر پرندے میں پرندے کے مطابق جمع ہو گئیں ہوے چار پرندے زندہ
ہو گئے۔پتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ جو ہیں وہ سمجھاتے ہیں ۔ جیسے ایک اچھا
استاد ہو تا ہے۔ خلیل استاد ہو تا ہے۔ لیکن عرض یہ ہو تا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا
ایک ارشاد ہے وہ کسی بات کو اگر بندہ سمجھنا چاہے۔ تو اس کو سمجھا تے ہیں
قرآن میں ستائیس ویں پارہ میں ...ہم نے قرآن کو سمجھنا آسان کر دیا ہے ہے
کوئی سمجھنے والا ہے کوئی سمجھنے والا ہےہم جو ہیں آکسفورڈ کی ڈیشنری تو
حفظ کر سکتے ہیں ۔لیکن قرآن کی یہ جو چار سورتیں ہمیں یاد ہیں نماز پڑھنے
کی اس کا ترجمہ یاد نہیںؐ تو آپ کیا سمجھے گئے ترجمہ یاد نہیں تو اللہ تعالیٰ نے
ان کو سمجھایا بعد میں کہہ رہا تھا کہ سب سے بڑے معلم ،سب سے بڑے استاد
اور پہلے استاد اللہ میاں ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کے حوالے سے فرشتوں نے
کہا صاحب یہ تو خون خرابہ کرے گا ۔فساد برپا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ سنا اور
کہا ...آدم الاسمائ...سب سے پہلے اللہ نے آدم کو علم سکھایا۔اسماء علم صفات

کہ اوپر مشتمل ہے۔ ہکلا جو صفات ہماری ہے۔ ان کا ثم الدرنا ھو... فرشتوں نے
یہ کہا تھا نہ خون خرابہ ہو سکتا ہے۔۔ پھر اللہ نے آدم کو فرشتوں کے سامنے
کیا ہاہ آدم ہم نے جو تمہیعلم سکھائیں ہیں ہوہ بیان کر ...حضرت آدم علیہ
السلام نے جو علوم اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات سے سکھا یئے تھے۔ وہ فرشتوں کے
سامنے بیان کئے ہفرشتوں نے جب وہ علم سنا تو وہ تو حیران ہو گئے کہ یہ
توعلم ہمیں آتے ہی نہیں ہیں ...قلو سبحنک...باپ ہیآپ بلند مرتبہ ہیں آپ
ذائمہ ...اور ہم یہ نہیں جانتے جو آدم نے ہمیں بتا دیاا لا ماا نتا ...ہم تو اللہ میاں
اتنا علم جانتے ہیں ہجتنا اللہ نے سکھا دیا پتا یہ چلا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ
السلام کو جو علوم سکھا ئے فرشتے ان سے واقف نہیں ہیں۔پہلی یہ بات پتا
چلی ہم کو اور جو اصل بات ہے کہ پہلے استاد ہمارے باپ، ہمارے دادا، ہمارے
نانا ،حضرت آدم کے پہلے استاد زور سے بو لو نہ بھئی... ...کسی کو اگر ارشاد ہے
تو بعد میں سوال کر سکتے ہیں۔ ہاں تو پہلے استاد کون ہو ئے ؟اللہ تعالیٰ تو اب
پہلے استاد ہیں اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کے اب یہ جو علم کی ترویج کا
سلسلہ شروع ہوا۔ وہ آدم علیہ السلام سے شروع ہوا ۔آدم علیہ السلام ہمارے
باپ بھی ہیں اور نوع انسانی کے سب سے بڑے بھی ہیں۔ساتھ ساتھ پیغمبر بھی
ہیں مسلہ بھی ہیں ہاب یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر
آگے چلا ۔زمین پر جب آئے وہ بھی ایک عجیب داستان ہے۔ اللہ تعالیٰ
نے کہا جب آدم علیہ السلام پڑھ گئے لکھ گئے ۔خلیفہ بن گئے۔ اللہ تعالیٰ کے اب
اس خلافت اور نیابت کے مطابق ان کے تام و قیام کا بھی انتظام ہو نا چاہئے تھا
اب گورنرنل کا جب تقرر ہو تا ہے تو وہ چھونپڑے میں نہیں رہتا بڑے ہائوس میں
رہتا ہے۔ وزیراعظم کا جب تقرر ہو تا ہے وہ چوسٹھ گز کے پلاٹ میں نہیں رہتا
پریم مسٹر ہائوس میں رہتا ہے۔ تو جتنا حضرت آدم کو اللہ تعالیٰ علم
بخشاگھرمرتبہ عطا فر مایا ۔اسی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے تام و قیام کا انتظام
ہوا۔ اب اللہ تعالیٰ نے منصب اور فضیلت بحثیت خلیفہ کے آدم کو عطا فر مائی
تھی ۔اس کے مطابق ان کے تام و قیام کا انتظام ہوا اور اللہ تعالیٰ نے کہا ...یا
آدم سکن... انت وزولک جنہ...اے آدم تو اور تیری اچھا نہیں لگے گا تم اور تمہاری
بیگم صاحبہ ایک مقام عطا کیا جنت رہو۔کس بنیاد پر نیابت خلافت اور علم کی
بنیاد پر اب دونوں جنت میں چلے گئے۔ لیکن جنت میں جانے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے
ایک شرط لگا دی کہ ... آدم سکن ... وہاں رہو، خوش ہو کر کھا ئو پیو اس
میسے کھائو پیو ... خوش ہو کر ...جہاں سے دل چاہے۔جہاں سے دل چاہے سے
مراد جنت کا ایک رقبہ ظاہر ہے۔ پاکستان جیسا تو ہاگا نہیں دنیا جیسا بھی نہیں
ہو گا۔ وہ تو عالمین کے لئے جنت بنی ہے۔ کروڑوں کروڑوں دنیائیں ہیں ۔
کروڑوں کروڑوں دنیا ئوں کے جو لوگ ہیں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو جنت نصیب
کرے تو کروڑوں کروڑوں دنیائوں کے جنتی لوگ ہیں اس کے حساب سے تو جنت کا
رقبہ بنے گا ۔نہ عیش سے جئو جہاں سے دل چاہے۔ کھائوں پیو یعنی پوری کی
پوری جنت تمہارے تصارف میں دے دی گئی۔ جو چاہے۔ عیش کرو پانی پیو کھجورے

کھا ئو پھل کھائو لاکھ ...لیکن ایک بات کا دھیان رکھنا۔اس درخت کے قریب
نہیںجانا...لاتقرباھذہی... اس درخت کے قریب نہیں جانا اوور اگر تم اس درخت
کے قریب چلے گئے ...تمہارا شمار ظالموں میں ہو جائے گا ۔جنت میں آدم رہتے
رہے اور حوا بھی رہتی رہی کتنے لاکھ سال کتنے کروڑ سال رہے۔ اس کے بارے
میں سنا نہیں کسی نے نہیں بتایا اب وہ شیطا ن کابھی چکر تھا ۔پیچھے اس نے
بھی اللہ سے کہا تھا میں تو آگے سے پیچھے سے دائیں سے بائیں سے جس طرح
بھی ممکن ہے آدم کو بھکائوں گا وہ ہاتھ بھی نہیں لگانا ہے یہ آدم میرے ہاتھ
سے نکل گئے تو جنت اسے مل گئی برحال کچھ ایسی پوری کہانی ہے کچھ ایسا
ہوا کہ شیطان نے کچھ ایسا وسو سے ڈالاکوئی کہتا ہے حوا کے ڈالا کوئی کہتا ہے
آدم کے ڈالابرحال ان سے مسٹیک ہو گئی بھول ہو گئی اور اس وسیان اور بھول
کی واجہ سے وہ درخت کے قریب چلے گئے اب دیکھئے بہت غور سے سنئے اللہ
تعالیٰ نے اتنا انعام کے جنت دے دی اتنا بڑا فضل دیا کے نیابت اور خلافت عطا فر
مادی ،اتنا بڑا احسان کیا اللہ نے وہ علم سکھا دیاجو فرشتے نہیں جانتے کتنے
انعامات اللہ کے دئے ہو ئے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ اللہ نے بات پردے میں بھی
رکھی اور کہہ دیا بھئی اس درخت کے قریب نہیں جانا ۔اگر اس درخت کے قریب
چلے گئے تو تمہارا شمار ظالموں میں ہو گا ۔آدم کے پاس علم الاسماء ہے آدم
پڑھے لکھے ہیں۔براہ راست اللہ کے سکھائے ہو ئے ہیں۔جب وہ درخت کے قریب
چلے گئے ۔یہ درخت کیا ہے؟ اس کی بڑی روحانی ہے انشا اللہ کبھی وقت ہوا تو
بیان کرو گا تو آدم علیہ السلام کے علم نے یہ رہنمائی کی کہ بھول ہو گئی ہے
بھول ہو گئی ہے اللہ تعالیٰ نے اس سدرخت کیتے قریب جانے کو منافر مایا تھا
بھول ہو گئی اچھا جوبھو ل ہو نے پر حضرت آدم علیہ السلام نے قبول کر لیا ۔
جب بھول ہو چکی تھی تو... ساتھ ہی ذہن میں اللہ تعالیٰ ارشاد گھوما ...ما
وتکون من الا ضالمین...اوہو اب تو ہمارا شمار ظالموں میںہو گا۔جیسے ہی یہ
بات آدم کے ذہن میں آئی جنت نے کہا اب آپ جنت میں نہیں رہ سکتے کیونکہ
جنت میں تو صرف وہی لوگ رہتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی فرنبداری کرتے ہیں
اطاعت کرتے ہیں۔ ان سے بھول چوک میں بھی اللہ تعالیٰ کی حکم بدوری نہیں
ہو تی قرآن میں ایک قصہ ہے آدم کو چھا ہوا ایک درجے کی بات ہے ایک عام
آدمی غلطی کرتا ہے پاکستان کا سربراہ ہے۔ وہ غلطی کرتا ہے بہت فرق
پڑجائے گا ہوہ جناب جنت سے نکل آئے جنت سے نکل آئے۔ پھر یہاں کھا نے پینے کا
مسئلہ کھڑا ہواہ کہ بھئی کھا ئیں کہاں سے جنت میں تو کھانا پکا نا نہیں پڑھتا
تھاہ کہو سیب تو آگیا سیب وہ کہا دودھ تو دیکھا دودھ آگئے رکھا ہے اور کوئی
بھی چیز انار تو انار آگئے رکھا ہے تو یہاں تو کوئی چیز بھی نہیں ہے انہوں نے
کہا سیب تو سیب ہی نہیں ہے رونے لگے بہت اللہ سے معافی مانگی روئے
معافیاں مانگی کہ اللہ بھول ہو گئی ۔اب ہم کیا کریںْ بھوک لگ رہی ہے ۔کھا نا
بھی نہیں آتا حضرت جبرائیل علیہ السلام زمین پر اترے انہیںنے کہا بھائی اب جو
کچھ ہو گیا وہ تو ہو گیااب اس کا تو ایک ہی طریقہ ہے جو بھول چوک ہو گئی

اللہ تعالیٰ سے معافی مانگو ،طوبہ کرا استغفار کرو ،طوبہ استغفار سے اللہ تعالیٰ رحیم کریم ہے معافی طلب ہو جائے گی تمہاری جنت تمہیں واپس مل جائے گی ہاب ایسا کرو انار اب درخت سے اتر کر نہیں آئے گا تمہارے پاس ان انار کو بوئو زمین میںتو اب تو بھئی یہ پھر ہم کیا کریںحضرت جبرائیل علیہ السلام نے ایک کھیت بنا یا ،یہ کھیت بن گیا ،چل اب اس میں پانی دو بیج دالو جو طریقہ ہو اب اس کے بعد بھئی انتظار کرو پھر یہ کھیتی باڑی ہو گی پھر اس کو کاٹو گے پھر کھا نے کو ملے گا ہوے کھا نا پینا اب یہ دوسرا مرحلہ اب دیکھئے غور فر مائیں حضرت جبرائیل کا آنا کھیت بنا نا ،بتانا،بیج کا بونا، پانی کا دینا،جب گندم یا کوئی بھی نوع چیز بوئی تھی جب پک جائے اس کا کاٹنا یہ سب بھی علم ہے ہپہلے اللہ تعالیٰ نے وہ علم سکھا یا جو فرشتے نہیں جانتے تھے اب آدم علیہ السلام کو دنیا میں وہ علم سکھایا ہجس علم کی بنیاد پر آدم کی پوری نسل کو زندگی گزرنی ہے ہاگر کسان گند م بونا چھوڑ دے تو ہم کھا نا نہیں کھا سکتے ہتو دوسری علم کی یہاں بھی بات ہو گئی ہ پھر آدم علیہ السلام بحثیت نیابت اور خلافت کے تو وہ عالم فاضل تھے ہی اب ان کو اللہ تعالیٰ نے نبوت کا علم سکھا یاہاب وہ نبی بن گئے ہاب نبی بنے کے بعد لوگوں کو ہدایت کے راستے دکھا ئےہ پھر وہ حابل کابل کا قصہ ہوا ہحابل کابل کے قصے سے دنیا میں قاتل شروع ہو گیا ہپہلا قاتل حابل کابل کے قصے میں بیان ہوا ہےہ پھر اس کے بعد وہ ہے نے تدریج بڑھتی چلی گئی، بڑھتی چلی گئی ہپہلے آدم نے جڑیں کھا ئیں پھر آدم نے پھل کھا ئے پھر وہ آدم نے زمین کے اندر غار بنا کر، کھو بنا کر اس کے اندر رہنا شروع کیاہ پھر اور علم بڑھا آدم درختوں پر رہنے لگاہ درختوں پر شہر بس گئے ہپھر اور علم بڑھا پتھر کا زمانہ آگیا ہجس کو

stoon age

کہتے ہیںپھر اور علم بڑھا تو آگ کی در یافت ہو گئی ہپھر اور علم بڑھا تو الیکٹرک سٹی دریا فت ہو گئی بجلی اب دیکھئے بجلی ایک ایسا علم ہے کہ اس وقت اگر بجلی دنیا سے نکل جائے تو دنیا کی ہر طرف لوٹ جائے گی قیامت آجائے گی ہآپریشن ہو تو بجلی ہے، گھر جائو تو بجلی ہے ،لیٹ جائو تو بجلی ہے،ہوا میں تو بجلی ہے ہر جگہ بجلی ہے یہ علم ہے اب بجلی کی بھی نشاندہی فر مائی'' اللہ نوری سموات و الارض''کہ اللہ آسمانوں کی اور زمین کی نور یہ بجلی ہے ہیہ بھی ایک علم ہے ہاب جسے جسے یہ علم کے شعبہ کھولتے رہے نئے نئے فلسفوں میں مشافیاں ہو تی رہیں ہعلم بڑھتا رہا ،بڑھتا رہا، بڑھتا رہا اور آج یہ جو اسٹیج ہے علم کا سائنسی دور وہ ہمارے سامنے ہے ہجتنا بھی علم پھیلا ظاہر ہے وہ انسان سے پھیلا،اساتذہ سے پھیلا ،معالمین سے پھیلا ،آئندہ جتنا بھی علم پھیلے گا وہ بھی اساتذہ معالمین سے پھیلے گاہ بچہ جب پیدا ہو تا ہے ہبالکل بلینک کاغز کی طرح ہو تا ہےہ کچھ نہیں ہو تا ہاس کے پاس اس کو کچھ نہیں پتا ہوتاہماں کو صرف ماں کی خوشبو سے پہچانتا ہے ہنہ اسے یہ پتا ہے میری

ماں کا نام کیا ہے نہ اسے یہ پتا ہے میرے ابا کا نام کیا ہے ،نہ اسے یہ پتا ہو تا
ہے۔ یہ میرے ابا ہے یا اماں ہے ۔بہن بھائی کچھ نہیں پتا ۔لیکن جب وہ دنیا میں
آجاتا ہے تو اب اس کے سب سے بڑی معلم اس کی ماں بنتی ہے ،ماں اس کو ہ
سکھا تی ہے مما ،ماں اس کو سکھا تی ہے دودھ دو،ماں اس کو آہستہ آہستہ
سکھا تی ہے۔ چاندہ ماما ،یہ میرا آج تک مسئلہ حل نہیں ہوا کوئی یہاں بزرگ
ہے چاندہ ماما بولتا ہے چاچا کیوں نہیں ہوتا یعنی ہر چیز اماں جو ہے وہ اپنے
سے منسوق کر لیتی ہے ۔باپ بچارہ ایک طرف کھڑا رہتا ہے ۔اچھا ایک اور اماں
بڑی اچھی استاد ہیں ۔بڑی ہوشیار بڑی ہو شیار ماں استاد کی حیثیت سے بچے
شرارت کریں گے آنے دے تیرے ابا کو تیری ٹانگیں ٹوٹ وانی ہے ۔ وہ بچے ڈرا نہیں
ڈرا شرارتاب ابا جی آگئے گھر میں تو شکایت کی یہ ہوا یہ ہوا ابا جی ویسے ہی
باہر سے تھکے مارے آتے ہیں ۔غصہ کچھ زیادہ مرد کرتے ہیں تو بچے کو انہوں نے
دھونا شروع کر دیا۔اب جناب اماں بے قرار ہو کر آئے گی ۔آئے کیا جان سے ہی
مار دوں گئے لو جناب سینے سے لگا کر بیٹھ گئی ۔اب ماں کہتی ہے باپ ہی ظالم
ہے تیرا باپ سے بچے ایسے ڈرتے ہیں جسے شیر بکری سے آنے دے تیرے ابا کو تو
یہ بھی ایک تعلیم ہی ہے تو میرے خیال میں آپ لوگوں کو ہنسنے کی ایک بات
کہہ دی ۔پھر جو انسان کا سب سے بڑا معلم ہے وہ ماں ہے۔پھر ماں کے بعد
بہن بھائی آتے ہیں بہن بھا ئی کے بعد ہمارا اپنا خاندان آتا ہے ،خاندان کے بعد
ماحول آتا ہے ،ماحول کے بعد اسکول ہے، اسکول کے بعد کالج آتا ہے، کالج کے بعد
یونیوورسٹی آتی ہے ،پھر اس کے بعد آدمی جوان ہو تا ہے وہ بھی ایک علم ہے
پھر بوڑھاپا آتا ہے وہ بھی ایک علم ہے ۔بوڑھاپے کو آپ علم کے بغیر کوئی نام دے
سکتے ہیں بھئی...؟کیوں بوڑھاپا علم ہے۔ نہیں...نہیں ہے اسے لوگ سن رہے
جسے کوئی پتا نہیں عجوبہ بات کہہ رہا ہوں۔بھئی جوانی مجھے پتا ہے میں
جوان ہوں اس جوانی کے جو تقاضے ہیں ۔یہ بھی میرا علم ہیں اس کی جگہ
میں بوڑھا ہوں۔بوڑھاپے کے جو تقاضے ہیں ۔وہ بھی علم ہے اور اس کے بعد آج
بھی یہ بھی بتایا ہے اس دنیا مین عارضی ہوں یہ بھی ایک علم ہے ۔پھر اس کو
پتا ہے میں اس دنیا میں تھوڑی دیر رہ کررخصت ہو جائوں گا۔ یہ بھی ایک علم
ہے۔ تو آپ مجھے یہ بتائیں آدم سے لیکر آدم کی اولاد تک اور آدم کی پیدائش سے
مرنے تک کون سا ایسا مرحلہ ہے ۔جس کو آپ علم سکھا نہیں سکھتے۔ آپ کی
ساری زندگی علم ہے۔ یہ بات میں زندہ ہوں یہ بھی علم ہے ۔یہ بات کہ میں
مر گیا یہ بھی علم ہے تو علم کی بڑی افادیت ہے اور یہاں جتنے بھی بڑے معالم
صاحبہ تشریف فر مائیں بل لاشباب ان کی روحیں بڑی سعید ہیں کہ اللہ تعالیٰ
نے انہیں اس کام کے لئے منتخب کیا۔جس کے لئے رسول اللہ ﷺنے بڑی محبت سے
بڑے فکر کے ساتھ فر مایا مجھے معلم بنا کر بھیجا ۔پیغمبروں نے تو بھئی اپنی ذمہ
داریاں پوری کیں۔ پیغمبروں کے واقعات آپ کے سامنے ہیں ۔انہیں مارا بھی ان کا
بائی کاٹ بھی کیا ۔ان کا قتل بھی کیا ۔انہیں اذیتیں بھی پہنچائیں ان کے راستے
میں کانٹے میں بچھائے گئے اونٹ کی اوجڑی بھی رکھی گئی تاج میں پتھر اتنے مارے

گئ□ ک□ نعلین مبارک خون س□ بھر گئیں □ان□وں ن□ اپنی ذم□ داری پوری کی□ اب جتن□ معالمین □یں □ان پر بھی فرض □□ ک□ و□ اپنی ذم□ داری پوری کریں □اب معلمین اساتذ□ تو □□□ ما ں بھی معلم □□، باپ بھی معلم □□ ،بھائی بھی معلم □□، جو سکھا ت□ □یں معلم □□، تو اس اجتماع میں ب□ت سار□ معلمین جمع □یں اور معلمین کی

add

بھی جمع □□□ تو □ماری ی□ ذم□ داری □□ ک□ □م رسول الل□□ کی ایجازکو رسول الل□ □ ن□ فر مایا □□ ک□ مجھ□ معلم بنا کر بھیجا گیا □□ اس کی پاس داری کریںاور ب□ت زیاد□ اس نعمت کا شکر اداد کریںاور دنیاوی تعلیم ک□ ساتھ ساتھ سائنسی علوم ک□ ساتھ ساتھ و□ علوم بھئی اپن□ بچوں کو سکھا ئ□ جو علوم الل□ تعالیٰ ن□ آدم علی□ السلام کو سکھا ئ□ تھ□ □اب و□ علوم جو آدم کو الل□ تعالیٰ ن□ سکھا ئ□ تھ□□ □میں تو و□ آت□ □ی ن□یں □یی□ بھی ایک سوال □□ یوں آدم علی□ السلام تو الل□ تعالیٰ ن□ آدم الاسماء سکھا ئ□ اب □م و□ علم ک□اں س□ سکھ□ ں اب ی□ سوال ذ□ن میں آتا □□ یا ن□یںبو لو ک□اں س□ سیکھیں اب اس علوم کو سیکھن□ ک□ لئ□ ضرقوری □□ ک□ آپ اس□ لوگ تلاش کریں جو و□ علوم جانت□ □یں اور و□ علم جانن□ وال□ لوگ اور الل□ □□ الل□ ک□ دوست □یں داتا گنج بخش □یں ،بابا فرید □یں،لال ش□باز قلندر □یں ،شا□ عبد الطیف بھٹائی □یں ،خواج□ غریب نوا ز □یں ،مودین ذکریا ملتانی □یں ،ب□ت سار□ بزرگ □یں اور ان کی ولا الل□ بھی ب□ت ساری □□ تو معلم کی حیثیت س□ آپ ک□ اوپر دو ذم□ داریاں عقائد□وتی □یں □ایک ذم□ داری ی□ □□ ک□ آپ اپنی

student

دنیاوی علوم سکھا ئیں □جو آپ سکھا ر□□ □یں لیکن دنیاوی علوم سکھا ن□ تک آپم ی□ ن□یں ک□□ سکت□ ک□ □م ن□ اپن□ فرائض پو ر□ کر دئ□،□ □مارا و رث□ □مار□ باپ آدم کا ورث□ نسل انسانی ک□ لئ□ کون سا علم □□؟علم الاسماء □□□ جب تک □م علم الاسماء ن □یں سکھیںگ□ اس وقت تک اپن□ باپ ک□ ورث□ کو حاصل ن□یں کر سکت□ □اچھا ایک بات اور میں ختم کرنا چا □تا □وں□ جب آدم علی□ السلام کو الل□ تعالیٰ ن□ علم سکھا ئ□ اس وقت آدم علی□ اسلام ک□اں تھ□ ؟بتائی□ بھئی...؟جنت میں جنت میں تو بعد میں آئ□ تھ□□ الل□ میاں ک□ پاس تھ□□ آسمانوں میں تھ□ □ آسمانوں میں ی□ مادی وجود تو جاتا ن□یں □□□ بھئی ...و□ تو ی□اں مر جاتا □□□ قبر میں مٹی شٹی □و جاتا □□□ روح جاتی □□ □تو الل□ تعالیٰ ن□ آدم علی□ السلام کو جو علم سکھایا قیاس ی□ ک□تا □□ ک□ آدم علی□ السلام کی روح کو ی□ علم سکھا یا ٹھیک □□ بھئی ...بات سمجھ میں آر□ی □□ ایک آپ □ی □یجس کو سمجھ میں آر□ی □□ □کیوں بھئی ...ادھر س□ بولیں سمجھ میں آر□ی □□□ اچھا □اتھ اٹھائوسب مل ک□ ا□و بھئی ... ما شا الل□ ،ما شا الل□ بھئی وا□... میں تو ب□ت □ی خوش نصیب □و ں□ سار□ ما شا الل□ پڑھ□ لکھ□ لوگ □یں □مُلّا نصیر دین بڑ□

ایک صاحب مشہور ہیں ہمُلاّدو بیازی بھی کہتے ہیں وہ بڑے عالم فاضل تھے ہوے
کہیں اجتماع ہو رہا تھا۔ انہوں نے کہا ملا جی کو بلائو وہ آنا نہیں چا ہا رہے تھے
۔نہیں میں نہیں جاتا نہیں میں نہیں جاتا لوگوں نے زبر دستی کر کے بھیج دیا لے
گئے ۔بہت بڑا ہال تھا۔ بہت بڑے لوگ تھے۔۔ تو یہ جاکر اسٹیج پر کھڑے ہو گئے ۔
انہوں نے کہا بھائیوبا سلا م و علیکم تو سب نے کہا وعلیکم السلام کہ جو کچھ
میں کہنا چاہتا ہوںآپ لوگ جانتے ہیں؟لوگوں نے کہا ہم نہیں جانتے تو کہا لا
حول ولا قوۃ اسے لوگوں کے سامنے کیا بیان کرنا جو نہیں جانتے۔ وہ اسٹیج سے
اتر گئے مُلاّجی تو لوگوں نے کہا بھئی یہ تو بہت برا ہوا تو کہا ٹھیک ہے۔ ۔اسی کو
بلاتے ہیں اب لوگوں نے کہا ہم یہ کہیں گے ہم جانتے ہیںپھر بلا لیا۔مُلاّجی کو
انہو ں نے کہا بھئی میں جو کچھ کہنا چاہتا ہوں ۔آپ لوگ جانتے ہیں ؟کہا جی
ہاں ہم جانتے ہیں۔ دیکھئے بھئی جب سب جانتے ہیں تو بتا نے کا کیا فائدہ السلام
وعلیکم ۔تو پھر لوگوں نے کہا یہ تو مُلاّجی بہت تیز ہیں۔ ایک دفعہ اور بلائو
ادھے ادھرکہ لوگ کہیںگے۔ ہم جا نتے ہیں اور ادھے ادھر کہ لوگ کہیں گے ہم
نہیں جانتے مُلاّ جی پھر کھڑے ہو گئے کہا آپ جانتے ہیںآدھے لوگوں نے کہا ہم نہیں
جانتے اور آدھے لوگوں نے کہا ہم جانتے ہیں۔ مُلاّ جی نے کہا یہ تو مسئلہ حل ہو
گیا۔ جو لوگ جانتے ہیں وہ انہوں بتا دیںجو نہیں جانتے السلام وعلیکم تو میرا
خیال ہے ادھر کے لوگ زیادہ جانتے ہیں ۔ادھر کے لوگوں کو بتا دو ۔بات روح کی
تھی تو وہ علم جو ہم کہہ سکتے ہیں۔دیکھئے اس میں قرآن ،حدیث کوئی کتاب
وہ میں نے نہیں پڑھی ایک بات ہے وہاں آسمانوں میں روح ہی ہو گی آیت
بتائوں جی اللہ تعالیٰ نے کہا آیت سمجھا نے کی بات روح تھی ساتھ روح کو سکھا
یا۔ تو یہاں اب علم الاسماء سیکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی روح سے
واقف ہوں ۔اگر ہم اپنیء روح سے واقف نہیں ہو نگے تو ہمیوہ جو غیب کے
علوم ہیں۔ وہ ہمیں نہیں آئیں گے ۔اللہ تعالیٰ بھی غیب ہے ،فرشتے بھی غیب
ہیں لوگ کہتے ہیں نے کسی بندے کو تو غیب آتا ہی نہیں دیکھئے اللہ غیب جب
آگیا علم آپ کو تو وہ غیب نہیں رہا جب تک علم نہیں آیا تو وہ غیب ہے۔تو جب
تک اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو علم الاسماء نہیں سیکھا ئے تھے۔ آدم علیہ
السلام کے لئے وہ غیب تھا ۔جب اللہ تعالیٰ نے انہیں علم الاسماء سیکھا دیا تو آدم
علیہ ا لسلام کے لئے علم غیب نہیں رہا۔لیکن ہمارے لئے علم غیب ہے جن کو
علم نہیں آتا تو روح سے واقف اب آپ یہ بتائے کہ کوئی انسان وہ دس سال کا
ہو، بیس سال کا ہو، پچاس سال کا ہو یا سو سال کا ہو کیابغیر روح کے چل پھر
سکتا ہے ؟ میری سمجھ میں نہیں آئی کوئی انسان بغیر روح کے

Teacher

بن سکتا ہے ؟نہیں بن سکتا کوئی انسان بغیر روح کے تقریر کر سکتا ہے ؟اب
جسے میں تقریر کر رہا ہوں میری روح نکل جائے اور میں گردن ڈال دوں تو سارے
بھاگ جائیں گئے مر گیا یہ تو چلا یہاں سے بھا گو تو روح کے بغیر ہم کچھ بھی

نہیں کر سکتے۔یہ دنیاوی علام ہم سکتے ہیں یہ بھی تب ہی سیکھتے ہیں جب
ہم زندہ ہو ں اگر ہم زندہ ہی نہیں ہوں گے تو مردہ آدمی کیا علوم سیکھے
گا ،کیا آپ نے کبھی سنا ہے کہ کسی مردہ عورت کسی مردہ مرد کی شادی ہو
ئی ہے ؟کیوں نہیں ہو تی بھئی ...؟اس لئے نہیں ہو تی کہ یہ سارے کاروبار
زندگی ست متعلق ہیں ۔زندگی اس لئے ہیں ۔آپ زندہ ہو نگے اسکول
جائیںگے،آپ زندہ ہو نگے ملازمت کریں گے ، آپ زندہ ہو نگے کاروبار کریں
گے ،آپ زندہ ہو نگے اسکول بنا ئیں گے ،آپ زندہ ہو نگے تو بچوں کو پڑھائیں گے
تو یہ ساری زندگی ہماری روح کے تادے ہے اور یہ ہمارا جو جسم ہے۔ یہ ایک
میڈیم وسیلہ ہے۔ واسطہ ہے ذریعہ ہے ۔اگر ہم اس روح کے ہوتے ہوئے اس
جسم کے وسیلے سے دنیاوی علوم سیکھ سکتے ہیں تو روحانی علوم کیوں نہیں
سیکھ سکتے؟روح تو اصل ہے نہ یہ جسم تو نکل ہے ۔فی نفس ذائقة موت...جو
پیدا ہوا ہے اس کو تو مرنا ہی مرنا ہے ۔تو معلّمین کا جو فرض ہے کہ دنیاوی
student علام جس طرح انہوں نے پڑھے اور پڑھنے کے بعد اپنے

کو پڑھائے اسی طرح وہ روحانی علوم بھی پڑھیں اورروحانی علوم پڑنے کے بعد
اپنے بچوں کو اپنے

student

کو پڑھائے ۔اگر آپ نے صرف دنیاوی علوم بچوں کو پڑھائے تو یہ پیٹ کا ایدھن
بڑھنے والی بات ہے ،وسیلے آپ نے بنا لیاعلم جب تک آپ اپنے ہنر سے ،اپنی ذات
سے ،اپنی روح سے ،اپنے نفس سے واقف نہیں ہو نگے آپ کا جو اس دنیا میں آنے
کا مقصد ہے پورا نہیں ہو گا ۔رسول اللہ ﷺکا ارشاد ہے ...من عرف نفسہ...
جس نے اپنی روح کو پہچان لیا جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا جس نے اپنے ا صل
کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا ۔تو ،میری گزارش ہے جتنے ہمارے
اساتذہ ہیں وہ وقت نکالیں اور روحانی علوم کی طرف بھی تواجہ دیں اور اس
کے لئے بہت آسان طریقہ یہ ہے کہ وہ رات کو سونے سے پہلے کم از کم ایک
گھنٹہ روحانی علوم سیکھنے کی طرف لگا ئیںاور اس کا طریقہ جو آسان طریقہ
ہے وہ مراقبہ کرنا ہے ۔مراقبہ رسول اللہ ﷺ نے فر مایا غار حرا میں سب جانتے
ہیں۔اور مراقبہ کجا مطلب ہے تفکر کرنا ،تلاش کرنا ،کھوجنا ،صیحح
کرنا ،جدوجہد کرنا اور

conc

حاصل کرنا ہے۔سلاسل میں بہت سارے اسباق ہیں بہت سارے بہت ساری کلا
سیں ہیں روحانیت ہے روحانیت کو آپ یہ نہ سمجھیں کہ کوئی اسی ہی جی
پھونک مار دی آگیا نہیں اس طرح نہیںہو تا روحانیت کی ب بھی کلا سیں ہیں ۔
میں بہت چھوٹاسا بہت چھوٹا سا آدمی ہوں لیکن فقیری کا بندہ ہوں بر خیال
میں روحانیت میں سترہ کلاسیں ہو تی ہیں۔آپ کی کتنی ہو تی ہیں اٹھارہ

ہونگیں بر حال یہ دنیا والے آگے پڑھے ہو ئے ہو نگے ایک کلاس تو سترہ ہو تیں
ہیں مراقبہ یہ اس کی

abcd

ہے تومراقبہ کرنے سے پہلے میں اپنے دوستوںکو،اپنے شاگردوں کو ،اپنے بزرگوں کا
بتا تا ہوں مراقبہ کرنے سے پہلے وضو کر لیں۔اب وضو کرنے کے بعد سیرت طیبہ
کی کوئی کتاب سب لوگون نے حضور پاک ﷺ کی کتابیں لیں ہوں پڑھیں،جتنا پڑھ
سکیں پانچ منٹ، دس منٹ اس کے بعد سو دفعہ دورود شریف پڑھیں ،سو دفعہ یا
حیی یا قیوم پڑھیں ،اور آنکھیں بند کر کے بیٹھ جائیں ،اور یہ تصور کریں کے آسمان
سے نیلی روشنی سرد لائٹ کی شکل میں آرہی ہے اور دل میں جذب ہو رہی
ہے یہ پہلا سبق اس کے بات انشا اللہ ہدایت کے مطابق اللہ تعالیٰ کی ہدایت
کے مطابق رسول اللہ ﷺکی نسبت سے محبت سے اولیاء اللہ کے فیض اور کرم
سے انشا اللہ آپ کو راستے ملے گا۔اب جب راستے مل جائے تو بہت سارے لوگ
ہیاللہ والے کسی کو پاس پکڑ لیں کسی کے پاس چلیں جائے اور آہستہ آہستہ
اس دنیا میں رہتے ہوئے اس دنیا میں بہ حال ہو کراللہ کی طرف راجوع
کریں ،سورة المزمل ہے کہ سب سے منقتع ہو کر اللہ کی طرف متواجہ ہو تے
ہیں ...اور ٹہرٹہر کے قرآن کو پڑھو۔سورة المزمل میں مراقبہ کی طرف اشارہ
ہے اور یہ جہاں جہاں بھی ہے تفکرون تاقلون...یہ سب جو ہے تفکر کی طرف
اللہ تعالیٰ نے انسان کو دعوت دی ہے کہ اللہ کی نشانیوں میں غوروفکر کرو۔
انشا اللہ جب ہم اللہ کی نشانیوں میں غورو فکر کریں گے تو روحانی مسائل
بھی ہمارے اوپر کھل جائیں گے۔ جس طرح ہم دنیاوی علوم حاصل کرنے کی
جدوجہد کرتے ہیں۔اور دنیاوی علوم سیکھ لیتے ہیں۔ اللہ تعا لیٰ آپ سے راضی
ہو ،اللہ تعالیٰ میری خطائوں کو میری لبزش کو معاف فر مائے ،اللہ تعالی آپ
سب کو اپنے حفیظمام میں رکھے۔اگر کوئی صاحب سوال کرنا چاہے تو و ہ کر
سکتے ہیں ۔ دیکھئے جہاں تک بچوں کا تعلق ہے بچے بڑوں کی طرح مختلف
طبیعتوں کے اور میزاجوں کے ہو تے ہیں بڑے بھی ایک جیسے نہیں ہو تے کسی
میں غصہ ہو تا ہے۔ کسی میں جلد بازی ہو تی ہے،۔کوئی کاہل ہو تا ہے ۔
کوئی سست ہو تا ہے ،اسے بچوں کے بھی میزاج مختلف ہو تے ہیں ،کچھ بچے
زیادہ کھلنڈرے ہو تے ہیں لیکن جتنے زیادہ بچے کھلنڈرے ہو تے ہیں۔ وتنے زیادہ
ذہن بھی ہو تے ہیں ۔اور جو بچے کم کھیلتے ہیں کم ذہن ہو تے ہیں تو بچوں کی
سب سے پہلے اساتذہ کے لئے ضروری ہے کے سب سے پہلے بچوں کی نفسیات کو
سمجھیں ۔نفسیات بچوں کی کیا ہے ؟وہ کیا چاہتے ہیں ؟ماں باپ سے کیا چاہتے
ہیں ؟اب کچھ بچے ڈانٹ ڈپٹ چاہتے ہیں ۔اور کچھ بچے ڈانٹ ڈپٹ سے ناراض ہو
جاتے ہیں ۔تو اگرآپ بچوں کی نفسیات کو سمجھیں ۔کیلوس ہو نے کا لقمہ یہ
بات صیحح نہیں سمجھ میں آتی اس لئے کے اگر آپ گھر میں ایک بکری پالتے
ہیں۔ اس کو بہترین چارے کھیلا تے ہیں اور ہفتے میں ایک دفعہ اسے شیر دیکھا

دیتے ہیں ۔اس بکری کا کیا بنے گا بھئی ...؟اس کی تو ہڈیاں بھی نہیں ملیںگی۔
تو بچوں کو شیر کی نظر سے نہ دیکھو۔سونے کا نیوالہ نہ کھیلا ئو اسے چٹنی سے
روٹی کھیلائو۔لیکن پیار سے کھیلا ئو۔ جب بچے کو آپ پیار کرے استادیہ باور کرد ے
کہ میں بھئی مس جو ہے مجھ سے پیار کرتی ہیں۔ مجھ سے محبت کرتی ہیں۔
یقینا بچے آپ سے پڑھ لے گا میں نے ایک کہاوت پڑھی معازتن کی کتاب میں پڑھ
رہا تھا اسمیں ایک کہاوت پڑھی کہ کوئی سادو تھے بودس وہ کہیں جنگل میں
رہتے تھے تو ان کے پاس ایک خاتون گئے اور جاکر اپنے شوہر کی شکایت کی ۔
میرے خیال ہے سو میں سے ننیانوئے عورتوں کو اپنے شوہر سے شکایت ہے ہی وہ
شکایت کی وہ ایک مہینے اس لئے گئے تھے ۔کہ میری بیگم بیٹھی ہیں میں اس
سے ڈرتا ہوں تو وہ اس دن چلی گئی سادو کے پاس اپنی رام کہانی سنائی میرا
شوہر ایسا ہے سخت ہے ویسا ہے۔ جو جو مرد کرتے ہیں کیا پردے کیا کھولنا
سب عورتوں کو پتا ہے۔ اس نے کہا سب عورتوں کو پتا ہے تو اس نے کہا بھئی
میں تمہارا علاج کر سکتا ہوں۔ لیکن اس کے لئے تمہیں شیر کی مونچ کا بال لانا
پڑے گا۔ اس نے کہا جی یہ کس طرح ممکن ہو گاتو انہوں نے کہا اس کی ترکیب
میں بتاتا ہوں اور یہ بھی بتائوں گا شیر کہاں رہتا ہے ۔ تو کل آنا اور تھوڑا سا
گوشت لیکر آنا وہ چلی آئی تو سادو صاحب اس خاتون کو لے گئے اورشیر کی
کچھاڑ جہاں شیر تھا وہ پتا نہیں کچھاڑ کہتے ہیں اس نے کہا دیکھ وہ ہے کچھاڑ
اب یہ جو تو گوشت لائی ہے یہ چھوڑ دے اور روزانہ یہاں گوشت ڈالتی رہو اور
وہ ڈالتی رہی شیر کو شکار نہیں ملا بھوکا تھا۔ گوشت کی خوشبو آئی وہ
گوشت اس نے کھا لیا اگلے دن پھرشیرنے دیکھا کھا لیا۔ اب وہ سست ہو گیا۔ اس
نے کہا شکار کیا کرنا ہے۔ مفت میں گوشت مل جاتا ہے ۔اب اس نے فاصلے کم
کر نا شروع کر دیا اور فاصلے کم کرتے کرتے وہ شیر کی کچھاڑ تک پہنچ گئی پھر
اس ن ے ہمت کر کے شیر بھی دیکھ رہا تھا وہ عورت آئی ہے گوشت دے کر چلی
گئی ۔پھر اس نے ہمت کرکیچھاڑ کے اندر گوشت ڈال دیا ۔ایک وہ آہستے آہستے
کر کے وہ شیر کے قریب پہنچ کیاس کے سامنے اس نے جاکر گوشت ڈال دیا اور
اس نے بڑی محبت سے دیکھا اور گوشت کھا لیاپھر اس نے آہستے آہستے شیر کے
سر پر ہاتھ پھرا ،پھر کمر پر ہاتھ پھرا۔پھر اس نے گردن بھا ئیں اپنی ہمال کردی
شیر نے کچھ نہیں کہا شیر نے سوچا یہ مجھے کھا نا لا کر دیتی ہے ۔محبت بڑھ
رہی ہے نے روز روز اس نے ایک دن ہمت کر کے اس کی مونچ کا بال نوچ لیا ۔
ایسے پکڑ کر کھنچا اہ مجھے شیر تیرا بال چاہئے تو شیر نے یوں کیا وہ چلی گئی
بھاگم بھاگ، بھا گم بھاگ سادو کے پاس لے گئے کہ یہ لو بال اور میرے شوہر کو
میرا موتی فر ما نبدارکر دو تو اس نے کہا بی بی تیرا کام تو ہو گیا تیرا شوہر تو
موتی ہو گیاکہنے لگی وہ کیسے کہنے لگے تونے شیر کا مونچ کا بال نکال دیا پیار
محبت سے اس کو کھلا پلا کے تو اپنے شوہر تو متی نہیں کر سکتی ۔بس اسی
طرح آپ اپنے بچوں کو پیار کریان کو ٹوفیاں دیں ۔سر پر ہاتھ پھریں آپ کے
موتی فر مانبدار ہو جائے گا ۔اب میرے پاس آتے ہیں بچے چھوٹے چھوٹے تو میں

ٹوفیاں دیتا ہوں۔ انہیں دے دیتا ہوں ۔خوش ہو تا ہوں تو مجھے مائوں نے بتایا کہ
یہ بچے جاکر کہتے ہیں کوئی مجھے نانا کہتا ہے کوئی دادا کہتا ہے تو کہتے ہیں
امی امی نانا نے مراقبہ ہال میں ٹوفیوں کے درخت لگائیں ہیں تو بچوں کی اگر
نفسیات آپ کو معلوم ہو جائے توانشا اللہ کامیاب ہو جائیں گے ۔ہاں بھئی بس
ٹھیک ہے ۔آپ حضرات کا بہت شکریہ شاہ صاحب آپ کا بہت شکریہ آپ نے
اطاعت فر مایا اللہ ہمیشہ خوش رکھے ۔اختتام